سحر خیزی کی برکات اور فضیلتِ نمازِ فجر

مولانا ڈاکٹر امجد حسین

اللہ تعالیٰ نے انسانی زندگی کی بنیادی ضروریات میں نیند کو شامل کیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ’’ہم نے نیند کو تمہارے لیے باعثِ آرام بنایا ہے۔‘‘ ایسے ہی دوسری جگہ ارشاد فرمایا: ’’اور اس نے اپنی رحمت سے تمہارے لیے رات اور دن بنائے، تاکہ رات کو آرام کرو اور دن میں اس کا فضل (روزی) تلاش کرو، تاکہ تم شکر گزار بنو۔‘‘

چنانچہ رات آرام کے لیے اور دن کام کاج کے لیے بنایا ہے۔ رات کو دن سے پہلے ذکر کیا، کیونکہ دن کے تمام معاملات کی بحسن وخوبی انجام دہی کا دارومدار رات کے صحیح آرام پر موقوف ہے، اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء سے پہلے سونے اور نماز کے بعد فضول گوئی کو ناپسند فرماتے تھے۔ (بخاری) کیونکہ جو جلد سوئے گا وہی جلد بیدار ہوگا۔

سحر خیزی باعثِ برکت ورحمت ہے۔ مشہور کہاوت ہے:

’’جلدی سونا اور جلدی اُٹھنا آپ کو صحت مند، دولت مند اور عقل مند بناتا ہے۔‘‘

یہ وہ بابرکت وقت ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی۔ ارشاد ہے: ’’اور صبح کی قسم جب سانس لے۔‘‘

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے اپنی امت کے لیے اس میں برکت کی خصوصی دعا مانگی:

’’اے اللہ! میری اُمت کی صبح کو بابرکت بنادیجیے۔‘‘ (سنن ترمذی)

چنانچہ یہ دعائے برکت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے رب العالمین سے اپنی اُمت کے لیے مانگی ہے۔ اسی کا اثر ہے کہ سبھی انسان یہ جانتے اور محسوس کرتے ہیں کہ صبح کا وقت اپنی برکات وثمرات میں دن کے

تمام اوقات سے منفرد اور افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بابرکت وقت میں اہلِ ایمان کے اعمال وصفات کو ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ راتوں کو کم ہی سوتے ہیں، پھر وہ رات کے پچھلے پہروں میں اپنے گناہوں سے معافی مانگتے ہیں۔'' (الذاریات)

جیسا کہ بندہ مومن اس وقت میں بیدار ہوتا ہے، ایسے ہی اس وقت کائنات کی ہر چیز میں نئی زندگی آتی ہے، سوئے ہوئے لوگ بیدار ہوتے ہیں، کلیاں چٹکتی ہیں، غنچے کھلتے ہیں، پھول مہکتے ہیں، پرندے جاگتے ہیں۔ سب اللہ کی تسبیح وتحمید کرتے ہیں۔ دوسری جگہ مومنین کی صفات کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''صبر کرنے والے، سچ بولنے والے، عبادت کرنے والے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے والے اور سحر کے وقت میں معافی مانگنے والے۔'' (آل عمران)

ان دونوں آیات کے مفہوم میں وقت سحر اپنے گناہوں کی معافی مانگنا بندۂ مومن کی صفت قرار دی گئی ہے، جیسا کہ اس وقت میں بیداری برکات کا سبب ہے، اسی طرح اس وقت سونا باعثِ محرومی ہے۔ ایک روایت کا مفہوم ہے:

''صبح کا سونا عمر کی برکت کو ختم کردیتا ہے۔''

اسی لیے یحییٰ بن کثیر لکھتے ہیں:

''صبح کا وقت غنیمت اور انعام کی تقسیم کا وقت ہے۔ یہ بہت بابرکت وقت ہے، اس وقت میں سونا سخت محرومی ونامرادی اور برکات سے محرومی کا سبب ہے۔ جو چاہے اس وقت جاگ کر غنیمت وانعام وبرکات اور روزی ورضا کو حاصل کرلے اور جو چاہے اس قیمتی وقت کو سونے میں گزار کر خیر کثیر سے محروم ہوجائے۔''

نیز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہمارا رب ہر رات جب آخری تہائی حصہ رہ جاتا ہے تو آسمانِ دنیا پر اُترتا ہے اور فرماتا ہے: کون! مجھ سے دعا کرتا ہے، میں اس کی دعا کو قبول کروں؟ کون! مجھ سے کچھ مانگتا ہے کہ میں اس کو دوں؟ کون! مجھ سے گناہوں کی معافی چاہتا ہے کہ میں اس کے گناہ معاف کروں؟۔'' (صحیح بخاری)

سحر خیزی کی ایک نعمت نمازِ تہجد ہے جس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''فرض نمازوں کے بعد افضل نمازِ تہجد کی نماز ہے۔'' (صحیح مسلم)

حقوق العباد اور نمازِ تہجد کا اجر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں بیان فرمایا:

’’اے لوگو! سلام کو عام کرو، کھانا کھلاؤ، رات کو نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں، تو جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔‘‘ (سنن ترمذی)

اس بابرکت وقت کا ہر لمحہ نعمتوں کا ایک جہاں سموئے ہوئے ہے۔ سحر خیزی کا ایک انعام نمازِ فجر ہے، جس کی اللہ تعالیٰ نے قسم کھاتے ہوئے ارشاد فرمایا: ’’قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی۔‘‘

نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد انسان اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں دے دیتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’جس نے صبح کی نماز ادا کی وہ اللہ کی ضمانت میں ہے، اس لیے اے آدم کے بیٹے! اس بات کو دھیان میں رکھ کہ کہیں اللہ تعالیٰ تجھ سے اپنی امان کی بابت کسی قسم کی باز پرس نہ کرے۔‘‘ (صحیح مسلم)

اس میں دن بھر کی آفات و بلیات سے حفاظت کے ساتھ اُلجھے معاملات کو سنوارنے کے لیے غیبی مدد ونصرت اور حصولِ برکات وثواب کی جانب بھی اشارہ ہے۔ ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ فجر ادا کرنے والے کے لیے جنت کی بشارت ارشاد فرمائی ہے، یعنی:

’’جس نے دو ٹھنڈی نمازیں (فجر وعصر) ادا کیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔‘‘ (صحیح بخاری)

دوسری حدیث میں جہنم سے آزادی کا وعدہ کیا گیا:

’’جس نے سورج کے طلوع اور غروب ہونے سے قبل نماز پڑھی یعنی فجر اور عصر، وہ ہرگز آگ میں داخل نہ ہوگا۔‘‘ (صحیح مسلم)

ایک حدیث میں نمازِ فجر کی ادائیگی پہ پوری رات کی عبادت کا ثواب بیان فرمایا ہے:

’’جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی گویا اس نے آدھی رات عبادت میں گزار دی اور جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی تو گویا اُس نے پوری رات عبادت میں گزاری۔‘‘ (صحیح مسلم)

حتیٰ کہ یہی وہ نماز ہے جس کی اذان میں سحر خیزی کا پیغام اور اعلان ہے اور مؤذن پکارتا ہے: ’’نماز نیند سے بہتر ہے۔‘‘ جو نیند سے بیدار ہو کر برکات کو سمیٹنے کی دعوت ہے۔ ان برکات کی عظمت کی عکاسی کے لیے حدیثِ مبارکہ کے یہ الفاظ کافی ہیں:

’’اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ عشاء اور فجر کی نماز کا ثواب کیا ہے تو لوگ اس ثواب کو حاصل کرنے کے لیے مسجدوں میں پہنچ جائیں، چاہے گھسٹ گھسٹ کر آنا پڑے۔‘‘ (صحیح بخاری)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں سحر خیزی پہ نمازِ فجر ادا کرنے والے کو دیدارِ رب کریم کی نوید سنائی ہے۔ حضرت جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

''ہم چاند کی چودھویں رات کو رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، آپ ﷺ نے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا: ''تم اپنے رب کریم کو بغیر کسی رکاوٹ کے دیکھو گے جس طرح تم چاند کو دیکھتے ہو، اگر تم ایسا کر سکو تو ضرور ایسا کرو کہ طلوعِ آفتاب سے قبل اور غروبِ آفتاب سے قبل کی نماز سے عاجز و مغلوب ہو کر نہ رہ جاؤ، (یعنی فجر اور عصر کی نماز کا ہر صورت اہتمام کرو)۔'' (بخاری)

نیز سحر خیزی کی برکات کی حامل یہی وہ نماز ہے جس کی سنتوں کو نبی اکرم ﷺ نے دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے اس سب سے افضل قرار دیا ہے۔ ارشاد رسول اکرم ﷺ ہے:

''مجھے فجر کی دو سنتیں دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہیں۔'' (صحیح مسلم)

دوسری روایت میں ہے:

''فجر کی دو رکعتیں پوری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہیں۔'' (صحیح مسلم)

یہ تمام برکات و انعامات یقیناً سحر خیزی کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو دیگر نمازوں میں سے کسی نماز کی اتنی برکات و فضائل احادیث میں مذکور نہیں جس قدر نمازِ فجر کی فضیلت اور اس کی برکات مذکور ہیں، گویا کہ یہ تمام برکات و انوارات سحر خیزی سے وابستہ ہیں۔ اگر ان برکات کے ساتھ آپ ﷺ سے منقول بوقت صبح کے اوراد و اشغال اور مسنون اذکار و دعاؤں اور ان کے فضائل و برکات کو ذکر کیا جائے تو سحر خیزی سے وابستہ انوارات کا اندازہ کر لیجیے۔ مختصراً سحر خیزی کی بدولت اس بابرکت وقت کا ثانی دن بھر کی کوئی گھڑی نہیں۔ دوسری جانب ہم اپنے مسلمان معاشرے میں پھیلتی بے راہ روی پہ نظر کریں تو ہم ہر گزرتے دن کے ساتھ ان برکات سے محرومی کی جانب بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ رات کو بے خوابی اور دیر تک بلکہ صبح صادق تک جاگنے کی عادت شہری زندگی کا جزوِ لازم بنتی دکھائی دیتی ہے اور ہم ہر لمحہ فطری زندگی سے دور جاتے نظر آتے ہیں۔ خصوصاً ترقی پذیر ممالک میں دن کی روشنی میں کام کاج اور کاروباری مصروفیت کا سرانجام دینا، اور رات کے اوقات کو محض راحت و آرام میں صرف کرنا توانائی کے ذرائع میں بے پناہ بچت کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ چونکہ دین اسلام کی تعلیمات عین فطرت کا تقاضا ہیں، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے سحر خیزی کے ساتھ تمام دنیاوی و اُخروی برکات کو منسلک کیا ہے، لہٰذا سحر خیزی نہ صرف جسمانی، طبی اور نفسیاتی اعتبار سے مفید ہے، بلکہ انعاماتِ اُخروی کے حصول کا بھی مؤثر ذریعہ ہے، اس لیے ہمیں اپنے معاشرے میں شب بیداری اور رات کو بے خوابی کے بڑھتے ہوئے رجحان کی مؤثر پیرائے میں روک تھام کرنی چاہیے، تاکہ مسلم معاشرے میں فطری زندگی کا رنگ پروان چڑھے اور ہماری آئندہ نسلیں دین و فطرت کے خلاف بے راہ روی و بے اعتدالی کا شکار نہ ہوں اور برکاتِ سحر سے بھرپور مستفید ہونے کے ساتھ ساتھ اعمالِ نبوی پر کاربند رہ سکیں۔

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....